# آسیہ، عافیہ، توہین رسالت اور حکومت پاکستان!

عبدالرشید ارشد

مسیحی خاتون آسیہ بی بی کو توہین رسالت کے جرم میں سیشن عدالت نے تمام تر قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد سزائے موت سنائی تھی۔ ان قانونی تقاضوں میں یقیناً فریقین کے گواہان اور فریقین کے وکلاء کی فاضلانہ بحث کو سننے کے بعد ہر پہلو کو ملحوظ رکھنا شامل ہے۔ یہ سزا محض تعصب کی بنیاد پر یا محض یک طرفہ گواہوں کو سن کر نہیں سنائی گئی۔ کیونکہ اگر ایسا کیا گیا ہوتا تو سزا سنائے جانے کے ساتھ ہی احتجاج شروع ہو گیا ہوتا مگر ایسی کوئی بات اب تک سامنے نہیں آئی۔

آسیہ مسیحی خاتون ہے اور اُس کے جرم کے باوجود پوری مسیحی دنیا، جس کا سرخیل امریکہ ہے، مسیحی پوپ تک نے اس کے ''دکھ'' کو شدت سے محسوس کیا اور عالمی سطح پر واویلا مچا دیا۔ خارجی دباؤ اور امریکی ڈکٹیشن نے حکومت پاکستان کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ یہ تسلیم کرلے کہ آسیہ نے ایسا کوئی جرم کیا ہی نہیں محض کسی کی دشمنی یا ضد کی بھینٹ چڑھی ہے۔ اس کے نتیجے میں گورنر پنجاب، وزیر مذہبی امور کی ''شفاف تحقیق'' سے یہ ثابت ہو گیا کہ آسیہ بے گناہ ہے۔

آسیہ کا قضیہ تو سب کے ہاتھ کا پھوڑا بن گیا مگر برسوں سے اذیتیں جھیلتی امریکی انصاف سے فیضیاب عافیہ کے لیے نہ عالمی تنظیم حقوق انسانی، حقوقِ نسواں علم برداراں کو، مسیحی پوپ کو نہ ہی گورنر پنجاب اور صدر پاکستان کو تشویش اور بے چینی محسوس ہوئی۔ امریکی درندوں نے تو عافیہ کو جس طرح جھنجوڑا اس کی شرمناک اور اذیت ناک اپنی جگہ مگر جرمِ بے گناہی میں ۸۶ سالہ قید کا فیصلہ مسلمان حکمرانوں کی بے حسی اور بے غیرتی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ایک عورت کی دکھ بھری فریاد پر محمد بن قاسم سینکڑوں میل سفر کر کے مٹھی بھر جانبازوں کے ساتھ پردیس میں اپنے سے بڑی قوت سے ٹکرایا تھا۔ ایک مسلمان خلیفہ ایک مسلمان بہن کے چہرے پر کسی مسیحی کے تھپڑ کو برداشت نہ کر سکا۔ پانی پی رہا تھا کہ بات کان میں پڑی گلاس رکھ دیا فوج کو روانگی کا حکم دے دیا اور رومیوں کے ٹڈی دل سے جا ٹکرایا۔ اللہ نے اسلامی غیرت وحمیت کی لاج رکھ لی اور مختصر فوج کو فتح سے نواز دیا۔

عافیہ کے ملک کے مسلمان کہلوانے والے حکمران کہنے کو تو اپنے آپ کو فرنٹ لائن اتحادی کہتے اور سمجھتے ہیں لیکن فی الواقعہ عملاً بے زبان، بے ضمیر غلام ہیں کہ بدمعاش و بدنہاد آقا کے سامنے زبان گنگ ہو جاتی ہے ٹانگیں کانپنے لگ جاتی

ہیں۔سوال تشنۂ جواب ہے کہ امریکہ کی جنگ تو افغانستان سے تھی۔برادر مسلمان ملک کی حمایت کرنے کے بجائے ہم کیوں اس کے دست و بازو بن گئے؟ اور اس جنگ کو اپنے ملک کی سرحدوں کے اندر کیوں گھسیٹ لائے؟ ہم نے اپنے انتہائی قیمتی آدمیوں کو ڈالروں کے عوض فروخت کیوں کیا؟ مگر پوچھے کون؟ جواب کون دے؟

توہینِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی صاحبِ ایمان کا خاموش رہنا اس کے ایمان کی نفی ہے۔خود سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں تمہاری جان اور تمھارے ماں باپ سے عزیز نہ ہوں تو تم مومن نہیں ہو۔(مفہوم)

ہمارے گرد و پیش توہین رسالت کے بے شمار شواہد عملاً موجود ہیں جنھیں مذہبی رواداری کے غلافوں میں ہماری حکومت لپیٹتی رہتی ہے کہ اس کی سیاسی ضرورت ہے۔ردِ عمل سے عالمی برادری میں قدامت پسند قرار پائیں گے، روشن خیالی کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہو جائے گا۔ہم نے ان خدشات کو بنیاد بنا کر دینی حمیت و غیرت کا گلا گھوٹنے کا لمحہ لمحہ انتظام کیا ہے۔اس کے باوجود ہم معیاری مسلمان ہیں؟ دنیا کے بیشتر ممالک نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون اور خاکے شائع کیے مسلمان حکمرانوں کو بالعموم اور اکلوتی نظریاتی اسلامی جمہوریہ کے حکمرانوں کو بالخصوص یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ متعلقہ ممالک کے سفیروں کو بلا کر زبانی احتجاج ہی کر دیتے انھیں کہا جاتا کہ اپنی حکومت سے کہو کہ اس کیے پر معافی مانگیں بلکہ آئندہ ایسی جسارت کرنے کا یقین دلائیں بصورت دیگر تم ہمارا ملک چھوڑ کر چلے جاؤ ہم تمہارے ملک سے تعلق توڑنے کے بعد بھی زندہ رہ لیں گے۔مگر یہ قدم اٹھانے کے لیے قومی، دینی حمیت و غیرت کے سرمایہ کے ساتھ ساتھ فکرِ آخرت کی بھی کثیر مقدار کی ضرورت ہے جو ہماری بدنصیبی سے ہمارے حکمرانوں کا مقدر نہیں ہے۔

ہم نے اوپر کی سطور میں توہین رسالت کے حوالے سے عملی شواہد کا ذکر کیا ہے۔اپنی اس بات کی تائید میں امریکہ سے شائع ہو کر پاکستان میں مختلف ذرائع سے تقسیم ہونے والے ایک سرکلر سے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایجنسیوں نے بندے اٹھانا تو اپنے ذمہ لے رکھا ہے مگر ایسا دل آزار لٹریچر تقسیم کرنے والوں پر نظر رکھنا گویا ان کے فرائض منصبی میں شامل ہی نہیں ہے۔ملاحظہ فرمائیے:

"Islam, the False Gospal: For many years Islam has been regarded as a "false gospal" and christians have sough to convert Muslims to the only true and living God by accepting Christionity."

"Today there are over one Billion Muslims.All are unsaved, going streight to hell,all because they seek to reconcile and identify Allah

who is no God at all,with Yaweh or Jehovah the only true and living God."

"Accept Jesus and live! Regect Jesus and choose Muhammad and for ever be consigned to the lake of fire."

(Published by Luckhoo Minislers,P.O.B.815881,Dallas Texas)

یہ صرف ایک نمونہ ہے جس سے میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر ازواجِ مطہرات کے حوالے اچھالے گئے کیچڑ کو ہم نے دانستہ طور پر حذف کیا ہے۔ اصل سرکلر اور دوسرا مواد محفوظ ہے۔ ایسا لٹریچر دیکھ کر نہ گورنر صاحب کی جبیں پر شکن آتی ہے اور نہ ہی قصرِ صدارت کے مکین کو کوئی اعتراض ہوتا ہے۔ مگر آسیہ پر رحم کے لیے گورنر جیل تک رحم کی درخواست پر انگوٹھا لگوانے پہنچ جاتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اور تگ وتاز میں تیزی آتی ہے کہ توہین رسالت کے ظالمانہ قانون کو اولاً تو ختم ہی کر دینا چاہیے یا اگر مسلمان اکثریت کے جذبات مجروح ہونے کا اندیشہ ہو تو اس سانپ کے دانت نکال دینے چاہییں کہ یہ اقلیتوں کو ڈس نہ سکے۔

مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ نوع انسانی کی ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے تمام پیغمبروں کی رسالت پر ایمان نہ لائے۔ دلائل سے اور شرافت سے بات کہنا اور سمجھانا اسلام کی روح کے عین مطابق قرار پایا۔ اب مسلمان اکثریت تو پاسداری کرتی رہے اور غیر مسلم اقلیت شرافت کی تمام حدوں کو پار کرتے توہینِ رسالت کی مرتکب بھی ہو اور قانون کے تقاضوں کو ظلم بھی قرار دے تو یہ خالص معاندانہ طرزِ عمل کہلائے گا۔

آسیہ کے غم میں گھلنے والی سرکار کو عافیہ کی مظلومیت کا بھی نوٹس لیتے امریکی انصاف کے ٹھیکیداروں سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ عافیہ کے خلاف مقدمہ واپس لیں اور صرف یہی نہیں بلکہ عافیہ کے خاندان سے معافی مانگے۔ اور معقول ہرجانہ بھی ادا کریں کہ یہ سب کچھ پاکستان کی بیٹی، پاکستان کی عزت کا جائز حق ہے۔

امریکہ کی دھونس نے آج تک اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بالخصوص اور ملتِ اسلامیہ کو بالعموم جو معاشی، سماجی اور فوجی نقصان پہنچایا وہ ہر لحاظ سے قابل توجہ ہے مگر ہمارے حکمرانوں، وہ پاکستانی ہوں یا دیگر مسلم ممالک کے شجرِ اقتدار سے پیوستہ ہوں آواز اٹھانے کی نومور کہنے کی کبھی توفیق نہ ہوئی کہ ان کے حضور کھڑے ہوں تو ٹانگیں کانپتی ہیں، زبانیں لڑکھڑاتی ہیں کہ ایمان کا معیار وہ نہیں جو مطلوب ہے۔